رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳



# توجہ شرط ہے

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں۔ مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے۔ بے تکے مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ بھانڈوں اور مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا۔ بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل مضحک امور پر خود ہنستا ہے۔ دوسرے اس ہنسی کی تقلید بھی کرتے ہیں اور گریہ بھی۔ اودھ پنچ صرف اپنی بضاعت پر قانع اور منقولات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر منہ نہ بنایئے۔ نہ حجم کی کمی پر تیوریاں چڑھایئے اسلئے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے بلکہ افادات کی جدت۔ رائے کی اصابت بے رو رعایت نکتہ چینی صحیح نتائج واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی و ادبی پر نظر رکھیے۔ انشاء اللہ سال بھر کے مجموعے میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا

## منیجر کی نہایت ضروری گزارش

### قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ خطوط کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور اور ظریف پرچہ ہے اور صدہا لوگوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونہ کا آپ کو ملے [illegible] آپ کے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے [illegible] اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے منشا و مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو جو صفحہ کے اندر مزید [illegible] آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ [illegible] بہر صورت ایک مشہور پرچے کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ مجھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرائیں۔ دام درم نہیں تو قدمی کوشش سے [illegible] مذہب یا رشتہ داری یا [illegible] کا واسطہ دلانا فضول ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکخانہ صاحب ڈاک میں یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں کہاں غائب ہو جاتا ہے لیکن یہ ضرور ہے کہ ہر نمبر کی اشاعت کے عقب میں پانچ چار شکایت نامے منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ [illegible] خریداروں کے [illegible] منیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گمشدہ نمبر دوبارہ [illegible] کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہ ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا امید ایسا نہیں ہوگا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل وقت اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر [illegible] تو پرچہ بند کر دیا جاتا [illegible] خریداری منظور ہو تو اطلاعی [illegible] کا جواب ملنا چاہیے [illegible] کی رسید [illegible] سے حاصل کی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات والی باتوں کے تحت میں [illegible] اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق [illegible] مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی مسلک پالیسی کے مطابق ہوں گے وہ شائع ہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک طرف پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم پر حملے ان میں نہ ہوں۔ فقط۔

## نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مضامین غیر
جلد ۱۴ نمبر ۱۱
۲۵ مارچ ۱۹۲۹ء

## براقعین بنام جسٹس سلیمان

نمبر ۲

(بقیہ ۲۵ فروری ۱۹۲۹ء)

ڈاکٹر صاحب! میرے بیان سے تمہیں اچھی طرح معلوم ہو گیا ہوگا کہ ہندوستان میں کسی ایسے نئے قانون کا رواج محال ہے جو پردہ اٹھ جانے کے بعد بے پردہ والیوں کی حفاظت کر سکے اور انہیں اُس وبا سے بچائے جس میں اس وقت یورپ والیاں مبتلا ہیں۔ تم تو اُستاد ہو ... قانون تمہارے ناخنوں پر لکھا ہوا ہے اگر تم اپنی رائے ظاہر کرنے کے ساتھ ہی ایک مسودہ ایسے قانون کا بنا کر شائع کر دیتے تو شاید زیادہ مناسب ہوتا۔ ہم بھی اس پر غور کرتے۔ آرتھر شوپنہور جرمنی فیلسوف کا سا زمانہ اب نہیں ہے جو تمام برائیوں کا خزانہ عورت کی ذات کو سمجھتا تھا۔ تو ہوا بدل گئی ہے رنگ پھر گیا ہے اور ہر شخص دیکھ سکتا ہے کہ زیادہ بدکاریاں یا ... گھر میں بیٹھنے والی عورتوں کی بیماری زیادہ تر ان کے شوہروں کی بازاری کمائی سے وابستہ ہے۔ باہر سے طرح طرح کے مرض خرید کر کے وہ لاتے اور گھر بیٹھی عورتوں کے سر منڈھ دیتے ہیں۔ مردوں کی اصلاح ... مردوں کا چال چلن درست ہونے سے پہلے پردہ بیرون کر دینا مروّج اخلاقی بیماریوں کے علاوہ جسمانی چھوت میں بھی غریب عورتوں کو مبتلا کر دے گا اور اُس میں ہی ... صحت کا بھی خاتمہ ہو جائے گا جس کی شکایت تم نے ان الفاظ میں کی ہے۔

"یہ واقعہ ہے کہ ... کی صحت خراب ہو جاتی ہے۔ ... بیماریاں ہو جاتی ہیں جن کا ذخیرہ ... پر نسل کو ... ہے۔"

کیا تمہیں توقع ہے کہ مردوں کی اصلاح کے بغیر ان کی اخلاقی حالت بد سے بدتر ہوتی چلی جا رہی ہے عورتیں گھر سے نکلیں ... ان بیماریوں سے محفوظ رہ سکیں گی جبکہ اُن میں شاذ و نادر پائی جاتی ہیں۔ میاں پہلے اپنی ناکارہ جنس کی اصلاح کرو کہ اخلاقی اور شرعی قانون کی پابندی کرنی سیکھیں ہسپتالوں میں ایسے بیماروں کی تعداد کم ہو ایسے مقدموں کا شمار کم ہو جو ہر ... کچہریوں میں داخل ہوتے رہتے ہیں۔ تو پھر ہم سے کہنا کہ چار دیواری سے باہر نکلو۔ اب بڑا ... ہے کوئی تمہاری مرضی کے بغیر تمہارا ... نہیں سکتا ... تم ... ہو اور خوب جانتے ہو کہ کسی قانون کی پابندی یکطرفہ نہیں ہوتی۔ تم خود ہی اپنی جنس کی بد اخلاقیوں کا رونا روتے ہو اور اس کے بعد ہم سے کہتے ہو کہ اسی بد اخلاق جنس میں تم منہ سے نقاب نوچ کے گھس پڑو۔ کیا یہ عقل و اخلاق کے اعتبار سے صحیح ہے؟

آرتھر شوپنہور جو کچھ الزام عورتوں پر قائم کرتا تھا شکر ہے کہ آج اُس سے زیادہ وہ الزام مردوں پر عائد ہو رہے ہیں۔ دیکھا ہمارے صبر کا ثمر؟

میں نے سیدۃ المشائخ کی حکایت میں اس موضوع کا تفصیلی بیان کر دیا ہے جو عورتوں پر مردوں کو ترجیح دیتا تھا سیدۃ المشائخ نے اپنے جواب میں اس دلیل سے فائدہ نہیں اٹھایا کہ مرد فاعل ہے اور عورت منفعل۔ چونکہ وہ بھی عورت تھی اور اگلے زمانے کی عورت۔ انفعال فعل کا محتاج ہے۔ انفعال فعل کی آرزو تو رکھتا ہے مگر فعل کی طرف از خود نہیں بڑھتا اسی کا نام شرم ہے۔ اور پردہ اسی کی حمایت کرتا ہے۔ فعل کی طرف سے پہلے چھیڑ چھاڑ ہوتی ہے اُس کے بعد انفعال میں بے تابی پیدا ہو جاتی ہے اور وہ قابو سے باہر ہونے لگتا ہے۔ یہ حالت اُس کی اصلی رکھ رکھاؤ کے خلاف ہے اس وجہ سے وہ ہیجان کے ساتھ ہی فعل کی شہزوری سے بچنا چاہتا ہے (دیکھو ... والقربی) اپنی وسعت بھر اس خودداری کو ... کرنے کے بعد وہ مغلوب ہو جاتا ہے۔ ایک ... ہوا اور ہمیشہ کے لیے ... ہو گیا۔ ...

مردوں کی مجبوری فعل اپنے عمل میں عورت کا اتنا مشتاق نہیں ہوتا جتنا کہ انفعال مشتاق ہوتا ہے لیکن فعل مختار رہتا ہے اور انفعال مجبور۔ آزادی میں مجبور انفعال میں اشتیاق کی آگ زیادہ بھڑکاتی اور جتنی مزاحمت انفعال اپنے پہلے اتفاق میں فعل کی کرنا چاہتا تھا دوسرے اور تیسرے مرحلے میں زائل ہو جاتی ہے اور ... کی ... نہیں ... ختم ہو جاتی ہے۔ تھوڑے تھوڑے فرق کے ساتھ ہر انفعال کا یہی قاعدہ ہے خواہ مرد ہو یا عورت۔ اس فرق کو پڑھے لکھے مردانہ نیچر اور زنانہ نیچر کہتے ہیں۔ ... قابلیت جانے مردوں ... بڑی علامت ہے۔

وہ ظالم مرد ہے جو عورت کے ساتھ زبردستی کرتے ہیں تمہاری عدالت میں اکثر آئے ہوں گے تم نے ایسے مقدمے بھی ضرور دیکھے ہوں گے جن میں عورت مرد سے نفرت کرتی ہے مرد اس کے ساتھ زیادتی کرتا۔ اندھا دھند ... مارنا پیٹنا اور شراب پلا کے برا فعل کرتا ہے اس زور ظلم کے باوجود بھی عورت کا پیٹ پھول جاتا ہے ... کا نام ہے انفعال دوسرے کا ... ہے مجبوری۔ میاں بی بی یا عاشق معشوق کی ... پیار اخلاص میں جو جھگڑے کی نوبت آ جاتی ہے اسے انفعالی مزاحمت کہتے ہیں۔ انفعالی مزاحمت کے دور ہو جانے کا خطاب ہے آزادی۔ ترقی یافتہ قوموں میں بھی جب روک ٹوک ... کا جھول جھال ہٹایا جانے لگا تو سرے پر اس قسم کے دعوے کیے گئے کہ مرد اور عورت کا چولی دامن کا ساتھ ہے اور عورتیں مردوں سے کسی بات میں کم نہیں ہیں۔ اس دعوے میں مردوں کی بدنیتی شامل تھی اس وجہ سے برکت نہ ہوئی۔ انجام وہ ہوا جو آج فرنگستان میں دیکھتے ہو۔ قانون قاعدے اگر بنائے گئے تو ... بڑی جیلوں کے ... رہے۔ تم خود ہی قائل ہو کہ مغرب میں بھی ...... مدبرین میں ایسے لوگ موجود ہیں جو حقیقت محسوس کرتے ہیں کہ پانی سر سے اونچا ہو گیا۔ ... اگر کوئی ... ہندوستانی ... حفظ ما تقدم کرے کہ مغربی عورت ... بات بھی کوئی اچھی ہوئی نہیں ... کا دستور ... ہے ... اور ہندوستان ...

علاوہ ہندوستانیوں کے تمام دستور ہیں تو نتائج سے قطعی یورپ والوں کے نزدیک بدل ڈالنے کے قابل ہیں اور جو ہندوستانی یورپ کی سیر کرکے آتے ہیں وہ بھی اسی لاابالی کے جنون میں مبتلا ہیں ایسے کی بحث اُنھیں لوگوں کی طرف چھیڑی گئی ہے جن کی بے باپ دادا کا کوئی دستور پسند نہیں نہ ایشیائی مذہب میں کوئی معقول بات نظر آتی ہے۔ یورپی تمدن کے اعتبار سے کوئی شرعی رواج یا قانون ماننے کے قابل نہیں۔ جو کچھ ہے پارلیمنٹ کا حکم ہے۔ چلو سب یا مذہبی کو بھی تو ٹھکانے لگا اب اگر کوئی قانون بنایا بھی گیا تو وہ آدمی کے چراغ کی طرح ایک حجرے میں گل ہو جائیگا بڑھتے دریا سلائی کھینچو اور جلاؤ۔

یورپ کی عورتوں کی کمائیاں دیکھ کے یہاں لوگوں کے منھ میں پانی بھر آتا ہے مگر جس یورپ کی تقلید ہونے والی ہے وہ عنقریب نکاح بیاہ کی قید سے بھی آزاد ہونے والا ہے۔ لہٰذا پرانی چال اختیار کرنے والوں کو منظور رہنا چاہیے کہ نکاح بیاہ کی قید میں بھی آگئے ہیں کہ اُنھیں خامیاں نظر آتی ہیں اور [illegible] کرنی پڑیگی۔ معاف صورت ہے پردگی پھر تم ہو جاتا اور غیر جبلی میں بھی صبر کرتی۔

تم نے چار کے کاندھوں پر چڑھ کے گھم گھم زوال کرنے والیوں کی مذمت کی ہے مجھے بھی یہ بات پسند نہیں۔ تم مجازی پردے کو مثال سمجھتے ہو۔ میں بھی پڑھتے ہوئے [illegible] کو دیکھ کے اس تجویز کو مانے لیتی ہوں۔ اسے ان کچھ دنوں میں کیا ہو جائیں گے ڈپٹی کلکٹر۔ اس وقت نہ ذوالی رہ جائے گی نہ گاہ مگر نیچرل صاحب کا تو یہ مطلب نہیں وہ عورت کو کب پارلیمنٹ بنانا چاہتے ہیں یہ اخلاقی انحطاط ہے۔

ہندوستان میں عورت سے اخلاق کا زیور اور سعادت کی زینت ہے۔ یورپ میں عورت کی ظاہری عزت تو یہ ہے کہ وہ مرد ورت کسی لیڈی کو آتے دیکھا جھٹ سے ٹوپی اتار لی جیسے تماشے کا بندر جھک ہوتے ہی ٹوپی اتار لیتا ہے مگر اصلی عزت خاک نہیں۔ عورت کے حسن کی کمان جب تک تنی ہوئی ہے بڑی جاتی ہے۔ سفید وہ سوسائٹی کی نگاہوں سے گر جاتی ہے۔ ساٹھ برس

جوانی دیوانی کے عالم تک رہتا ہے۔ عورت خود بڑھاپے میں اپنی نگاہوں کے سامنے ذلیل ہو جاتی ہے۔ اُسے آرام ہو جاتا ہے اور اُسکی تابعداری کرنے کا جو شوق لوگوں کو ہوتا ہے وہ اُسکی جوانی کی دم سے تب جاتا رہتا ہے وہ جیز علی اور سے

زوالِ حسن ہے عاشق کنارا کرتے جاتے ہیں
بہار عیش ہوتی ہے خزاں موسم ہے جب بجڑ کا

بھلا اس سے زیادہ ایک عورت کی بے آبروئی اور کیا ہوگی۔ برخلاف اسکے یہاں جو جو جیسے کالی سو برس کی ہوئے دکھلی جتنی بیٹھتی ہوتی ہیں ان میں عزت ہوتی جاتی تھی میں اس بات کی طرف پہلے بھی اشارہ کرچکی ہوں کہ ہندوستانی گھرانے میں بڑی بوڑھی عورت سب گھر والوں پر حاکم ہوتی ہے۔ بڑی بی وہ ہستی ہیں تو اولاد کو نہیں بڑی بی اماں [illegible] کہتے ہیں۔ سوسائٹی اور عیش پسند سوسائٹی یہ دستور باقی نہ [illegible] کی عورتیں بھی اس لالچ میں کہ ہر ایک جوان ہیں آپ چالیس اختیار کرینگی جو یورپ والیاں اختیار کرتی ہیں وہ کیا؟ تو ب ورزش کرو۔ ورزش یہ نہیں کرنا جو گھوڑا بھیڑ پر دوڑتا کر صحت بحال ہو گئی۔ [illegible] وہاں کی ورزش یہ ہے کہ پیٹ کے بل لیٹ کے ورزش کی جاؤ اور پاؤں کمان کی طرح سر پر کو ہو جائیں یہاں ایسیاں بھی کرتی ہیں مگر جنھوں نے اس قسم کی قلابازیاں سیکھی تھیں اُن میں سے سیکڑوں بچے پیدا کرنے سے محروم ہیں۔ خدا نے ہر چیز کی بناوٹ اُس کے مزاج اور فائدے کے مطابق بنائی ہے اور یہ مصلح دینے والا قدرت کو ہو قوت نہیں ہے [illegible] ہیں وہ نقصان ہم پیٹنے کے وقت [illegible] ہے اور بعض ایسی بھی تماشا دیکھتی ہے۔ جہاں ترقی دکار تھی وہاں ہوئی سختی جہاں جھیل کی ضرورت تھی وہاں بڑا گھٹیا۔ اب اگر قسمت سے کچھ پیدا ہوا بھی گیا تو پیدائش کے وقت مرنے آتے ہیں ڈاکٹر جرّاح پیٹ موجود رہتے ہیں لنسٹر بچھری کا شگاف کی ضرورت ہوئی ساتھ نہ ہو سکے باہر نکلے کا نام نہیں لیتے کوئی ڈاکٹر نکالنے کھینچنا بچانے۔ اوزاروں کے [illegible] بہائے نکلے ہیں یہ نرم ہوتے ہیں اسکے اندر کا

حصہ زیادہ جوف دار ہوتا ہے کہ بچہ خوب جھیل کے بڑھ ورزش اس حصے کو مضبوط ٹھوس اور سخت کر دیتی ہے۔ خیر یہ تو میں دوسری بات کی گئی۔

دوسری بات یہ کہ دودھ نہ پلانے کے دودھ اور بناوٹی غذا سے نونہال کند ذہن ہمیشہ ملک آخر ظلم پر ہم یار نہیں تو مثل مشہور ہے:

زمانہ جوبن ڈھلے تو ایک بار کہ بڑے

جوبن جلدی رخصت ہو جائے گا اور سوسائٹی کی نگاہ سے گر جائے گی۔ بڑھیا بنانا عورتوں کی: ہاں یہ ایک رونا چھا رہتا ہے۔

جوبن تھے جب سب تھے لاکھ کے سب کوئے
جوبن رتن گنوائے کے پوچھے بات سب کوئے!

ایسے بچوں کو قدرتی غذا نہ ملنے سے جو عیبیں اور خامیاں ہیں پیدا کو وبالِ اُن میں پیدا ہونے کے سبب پیدا ہو جاتی ہیں انکی ذمہ داری جوبن پر آتی اور عورت کے سر ہے۔

تیسرے جب وقت آگیا اور فی صاحب بچہ کے ہاتھوں مسل ہماں کے قابو [illegible] مارا گوشت تباوٹ میں صرف کرنا پڑتا ہے [illegible] پھر خشک عضلہ سے سخت کے نیچے سینے پر رکھ دیا اور سے ڈاب کسی کی پوشاک کے اوپر گھسنوں کی شکن بستر کے نقطان کی طرح ظاہر ہونے پاتے جو بیمار جانوں میں ہوا کی بوچھ سے کی جھریوں پر یا آدمی [illegible] کے ہیروکی سے ہوا تیار ہیں۔ مصنوعی رنگیں لازم ہوتی ہیں اور اُجرت دے کے پیوند درست کرتی ہیں مگر نہیں اُجرت ادا کرنے کی توفیق نہیں وہ نرم برش سے [illegible] دینا شروع کرتی ہیں [illegible] گھنٹے کے بعد ایک ورم کی شکل ہے۔ بڑھاپے کی شکن مٹا دیتی ہے۔ بعد کے بالوں میں [illegible] اور خضاب لگتے کیسے خراب لگاتی ہیں کہ [illegible] ڈاڑھی جاتے ہیں۔ وہ نے انکے نزدیک بوڑھا پا ایسا عیب ہے کہ اس سے زندہ نہ رہیں کوئی تدبیر نہیں اسے چھپانے کی غرض نکل ہی نہیں سکتیں۔ ایک [illegible] اور صحت ہو [illegible] کیوں [illegible] وہ بوڑھی [illegible]

مودٔ اس سے بھی زوال کے دیکھنے کا عادی ہوگیا۔ جوانی کی تمام خوبیاں اسی کے استعمال سے جھلس بھی گئیں۔ ورنہ تم نہیں سمجھ سکتے ... پرورش پائیں انھیں عروج سے علاقہ نہ زوال سے۔ اس دکھاوے کے لیے نئی نئی پوشاکوں اور زیوروں کی بھی تلاش رہتی ہے خرچ میں بڑھتا ہے۔ سیکڑوں شوہروں نے بی بی کی خاطر فرنگی کے جلسوں میں جان بھی دی۔ بہتیرے ہیں خاوند کا گھر یا عزت بڑھایا مگر جورو نے سوسائٹی کی قدر افزائی کی لاج رکھی خاوند کی بوڑھے بجا دیں۔

چوتھے یہ کہ آخر حسن کا بڑا انھیں اکثر تسلی کے تو بھی نہ ہوا اگر انہیں عزت خاک میں مل گئی ابیگم صاحب باغ کے چھوٹے چھوٹے درختوں سے بھی بھلائی کی امید گھر سے باہر باڑوں نہیں نکالتیں کیا کریں جوانی کی بہار دیکھنے والے خود بوڑھے ہو گئے ہو چلی ان اور اگر منصوبہ ہے تو روپیہ کے ہوئے پر جوان جہان

جھوکریوں کو پھانسنے کی فکر میں ہیں اور ہوس کی نفسانی شہوت مائیوں سے مل کے کیوں نہ کی بار مادہ کریں یہ تو جہاں ان عورتوں کا حال جیسے جو اتنا جہاں چھوکریاں سرسبز اور جن کو خدا نے پتلیاں تو سیاں سا چہرے بھرے ناک نقشے کی درست عنایت کی ہیں وہ ان گڑیوں کو بنا سنوار کے جلسوں میں لیجاتی ہیں کہ انکے طفیل میں جوانوں سے بات چیت کا موقع مل جائے بلا سے دو گھڑی سفارش سکے امید مار نوجوان تعظیم تو کرینگے ؎

ہے با جوانان خورد نم در صد پیری آرزوت
تا کو دکان درپے فتند ای پیر دگرد ما شام دد

اسی مثل ہے "مجھکو بڑھیا نہ کہنا کوئی میں تو لال پلنگ پر سوئی" اسی خیال کو ایک شاعر نے یوں نظم کیا ہے

؎ سلطنت سے بانج جہاں میں صورت شیر پیر
مات بھی ہو کر عاجز ہے لیکن گلوں میں تم رہے

اسی سلطنت کی عادت نے بڑھا پے تک ایک مفلس ... زندگی کا پچھانہ چھوڑا۔ یہ چڑیل سڑک کے کنارے ادا ناچ رہی ہے کے بہشتی تھی اور جیسے ہی ادھر سے کوئی کروٹیں خوبصورت جوان گزرا بھٹ گھگھی نے گی دمیاں وہ شہدی ادا ناچ ہے خدا کے لیے گردیں تو وہ جو سامنے بھیر پڑی ہے وہاں تک پہنچا دو ثواب ہوگا میاں اسکے تمہیں ہمیشہ جوان رکھے۔ دے دیا جا آنے پیسے لیتے جاؤ اسکی بھلائی کیا جاہے

(باقی آئندہ)

---

بدھین

## فن احمق سازی در اخبار بازی

مولانا پنچ کا مشہور قول ہے ؎

جو احمق در جہاں باقی ست مفلس ہی نماند

دوسروں کو احمق بنا کے اپنا الّو سیدھا کرنا پیشہ ہے ازل سے احمق سازی کا ہنر کبھی غیر مقبول نہیں ہوا خصوصاً ہندوستان میں تو جو عقلمند ہے وہ احمق ساز بھی ضرور ہے۔ عموماً لیڈر بنا بنا کر جو کام دنیا کی فہرست بہادروں سے آخر تک نظر ڈالنی پڑیگی جو لکم کون سول ہے۔ ... کو اشتہاریاں نظم کر دیا ہے

لا تؤتوا السفہاء اموالکم

---

## نوٹس تاریخ مقرر تسبت تصفیہ دفتر الظلم اشتہار نیلام

(... ۱۹۲۶ء)

بعدالت منصفی نمبر ... ضلع ... بحلاس ... محمد ... بابو ... منصفت مظلوم ... کردہ

مقدمہ نمبر ۱۰۱۵ بابت سنہ ۱۹۲۵ء

...ساکن موضع ... پرگنہ ... نظام آباد ... مدعی

بنام

مسماۃ جیندہ بی بی زوجہ ... ساکن موضع ... پرگنہ ... ضلع ... مدعیہ

بنام مسماۃ جیندہ بی بی ... مدیونہ ڈگری

چونکہ مقدمہ ... نیلام جائداد ... درخواست گزرانی ہے لہذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ بتاریخ ... ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۹ء واسطے ... اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج بتاریخ ... ماہ ... سنہ ۱۹۲۹ء کو بثبت مہر و دستخط ... عدالت کے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت    دستخط ... حاکم عدالت

---

## سمن برائے فیصلہ مقدمہ

... وفاحسب آمادہ ... مدعا علیہ ... حاجی ...

بعدالت جناب منصف صاحب بہادر ... مقدمہ نمبر ... سنہ ۱۹۲۹ء

... مدعی

بنام

... مدعا علیہ

نام ... ساکن ...

ہرگاہ مدعی نے تم پر ... نالش دائر کیا ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ بتاریخ ... ماہ ... سنہ ۱۹۲۹ء بوقت ... بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے واقف کیا گیا ہو حاضر ہو کر جواب دعویٰ کا دو ... [illegible]

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے سماعت اور فیصل ہوگا۔

آج بتاریخ ... ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۹ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت    دستخط حاکم ... انگریزی

وقت حاضری ... بجے دن

---

## سمن برائے فیصلہ مقدمہ

مقدمہ نمبر ... سنہ ۱۹۲۹ء

بعدالت ... منصفی ... ضلع ...

... مدعی

بنام

... مدعا علیہ

... ساکن ... شاہ آباد

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ... نالش ... کیا ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ بتاریخ ... ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۹ء بوقت ... اصالتاً یا معرفت وکیل ... حاضر ہو کر جواب دعویٰ کا دو ... [illegible]

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے سماعت اور فیصل ہوگا۔

آج بتاریخ ... ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۹ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت    دستخط حاکم ... انگریزی

وقت حاضری ... بجے دن

بے وقوفوں کو دیتا مال نہ کھلا دیگر عقلمندوں کو یہ حکم نہیں دیا کہ بے وقوفوں کا مال نہ کھاؤ یہ دوسری بات ہے کہ دُنیا کی حماقت پسندی کے لحاظ سے عقلمند بے وقوف کا بھیس بدلے یعنی تھوڑی دیر کے واسطے عقلمندی سے ہاتھ دھوئے اور اُتنی ہی دیر میں دوسرے کی عقل پر کپا مارے۔ جنھیں کھانے پینے کی طرف سے اطمینان ہوتا ہے اُن کا دل خوشیاں منانے کا زیادہ آرزومند رہتا ہے خواہ مخواہ کی خوشی میں حماقت کے اجزا صاف صاف نظر آتے ہیں لیس تمول حماقت وسفاہت کا دوسرا نام ہوا۔ یکون نہیں کہ دولت گھر میں آئے اور سفاہت ساتھ نہ لائے۔ غریب اور مفلس بھی بے وقوف ہوتے ہیں اور وہ بھی اپنی حقیر پونجی کبھی کبھی حماقت کی نذر کر دیتے ہیں مگر وہ حماقت طبعی اور فطری ہوتی ہے زرخرید نہیں ہوتی۔ مفلسوں کا تذکرہ اس وجہ سے فضول ہے کہ ان کا دل ہی ٹھکانے نہیں ہوتا۔ نہ مفلسی خوشی کی آرزو نہ رونے دھونے کی یاس سے

ہنس سکے کیا کوئی اور کیا رو سکے
دل ٹھکانے ہو تو سب کچھ ہو سکے

لیکن احمق ساز عقلمندوں کو مفلس ممتول سے بھی کافی زر مل جاتا ہے وہ تو عقل کے پاؤں ہو گئے [illegible]

نظر آتا ہے تو کیا ہم اس سے یہ نتیجہ نہیں نکال سکتے کہ زرکشی کا آل ہے زراندوزی اور زراندوزی کی جڑ اور بے حماقت لہٰذا اعمال کا طرز تعلیم حماقت سے پورا لگاؤ رکھتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ آج حماقت کو جتنا عروج ہندوستان میں حاصل ہے بہ روئے دنیا میں اور کہیں نہیں۔ ہندوستانیوں کو احمق بنانے سمندر اُس پار سے بھی عقلمند آتے ہیں اور ہندوستانی احمق سازوں کی بھی ملک میں کمی نہیں۔ بیرونی احمق سازوں کا رونا کانگریس بہت رو چکی مگر

احمقوں کے سامنے رونی صورت بنا کر اہل عقل [illegible] بر سکے لیوا کرتے ہیں۔ جب ہاتھ سے کوئی چیز دنیا کی حماقت کے چھیتڑوں کھو جاتی ہے تو گریہ آتا ہے اسی وجہ سے نصیحت کی گئی ہے "لا تحزنوا علیٰ ما فاتکم" ... ہم کو تم کھو چکے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

الف لیلہ میں ایک حکایت ہے کہ ایک نوجوان امیرزادہ سندرستی کی تلاش میں آوارہ پھر رہا تھا کہ ایک کونے بڑے میاں نہایت بخشم راہ میں ملے اور انھوں نے اس سے کہا میاں صاحبزادے نوکری کرو گے اُس نے اقرار کیا بڑے میاں شہر سے دور اُسے اپنے ہمراہ لے گئے صحرا میں ایک عمارت سرفلک استادہ تھی دہ عمارت پر پہنچنے کے بعد بڑے میاں نے کہا شہزادہ صاحبزادے ہم ہو کا نے اس گھر میں بیٹھے ہیں مال و دولت کی بہار ہے پاس کچھ نہیں۔ تم ہمارے گھر کے خانہ ہو

جسے ضرورت ہو صرف کرو کھاؤ پیو ہاتھ ہم کچھ تعرض نہ کریں گے [illegible] ہو گا روتا ہمارے کھانے پینے کا اہتمام کرتے [illegible] [illegible] بٹیں گے [illegible] [illegible] ہمارا منظور نہیں جب [illegible] اس وقت [illegible] اور مکان تمہارا ہے مگر ایک شرط ہے اسکی پابندی تم پر لازم ہوگی یعنی ہمارے کاموں میں

دخل نہ دینا۔ امیرزادے شغل میں کہا: میری جوتی کو کیا غرض ہے جو دخل دوں۔ اُس نے شرط منظور کرلی۔ وہاں بھر اُس نے مکان کی درستی اور کھانے کا انتظام کیا شام کر دوشنی کی ایک پہر رات گزرنے کے بعد جو گا ندر بیٹھ رہا تھا کہ ایک کوٹھری کا دروازہ کھلا جس میں سیاہ فرش بچھا ہوا تھا بیچ میں شمع رکھی اور بڑے میاں کے روتے روتے ہچکیاں بندھ گئیں غش کھا کے گرے اور صبح تک اسی طرح پڑے رہے۔ امیرزادہ [illegible]




عارضی اتحاد مائل بسقوط

۔۔ اے بھائی میں گرا!
۔۔ ہاں چوٹ لگے گی تو تمہارے چیتھڑوں میں بندہ محفوظ ہے چل میرے گھوڑے!



## کفر و ایمان - ایمان کفر

ملا: نقش خوب است در گلو بیاویزد و بخواں سے کفرم چہ زیاں دارد گر نیک سرانجام ہے
مسٹر: تو ہم بدو بر خواں سے ایماں بچہ کار آید گر راندۂ درگاہ ہم ہے



کر دیا تھا وہ خبر بھی نہ ہوا تو کا روتے روتے ایک
ایک آ کر مر جاتی تھی وہ میں ہارو نگر ہونے کی بات یہ
تھی کہ ہر مہینے کی چاندرات کو ایک بڑا جاہ عدم آباد
کا باسی ہو رہتا کہ جل رہتا تھا وہ اسی ماتم کدے
میں دفن کر دیا جاتا تھا پانچ مہینے میں پانچ اصل
روانہ ہوئے صرف وہ شخص باقی رہا جس نے امیرزادے
کو نوکر رکھا تھا یا بچوں بڑے کی روانگی کے بعد
چھوٹے صاحب نے اطلاع دی کہ اب آئندہ چاند
بھی روانہ ہو جائے گا۔ میاں صاحبزادے دیکھو اس
کوٹھری میں جواہرات اس میں اشرفیاں اس میں
روپیہ ہیں یہ مکان تمہارا ہے یہ باغ تمہارا ہے۔
بعد مرگ تم اسی ماتم کدہ میں مجھے بھی دفن کر دینا مگر
ایک وصیت یاد رکھو خبردار اس مکان میں جو تہخانہ
ہے اسے کبھی نہ کھولنا۔ ورنہ پچھتاؤ گے وہ وقت گیا آج
کی ایک مہینے کا وقفہ ہی کیا۔ صبح سے شام اور شام
سے صبح ہوتے ہوتے وہ بھی گزر گیا اور چاندرات آتے
ہی آخری کا وعدہ بھی پورا ہوا۔ امیرزادے نے وصیت پر
عمل کیا تجہیز و تکفین سے فرصت پائی کے
بعد وہ نہایت آسائش سے عمر بسر کرنے لگا۔ ایک
[illegible]
[illegible]
میں مباحثہ ہوا آخر مصلحت کو شکست ہو گئی انتہا

تمام ہونے کے صاحبزادے نے قفل پر ہتھوڑی لگائی۔
قفل مصلحت ٹوٹا اور شامت کا دروازہ کھلا تہخانہ
تاریک تھا مگر شتیاں کی آگ مشعل راہ ہوئی۔ نیچے
اترے تو معلوم ہوا کہ یہ ایک راستہ ہے۔ [illegible]
تھا وہ آگے بڑھے بہت دور پر سوئی کے ناکے برابر
ایک سوراخ دکھائی دیا جس میں سے روشنی کی جھلک
دکھائی دیتی تھی۔ یہ برابر بڑھتے گئے قریب شام
اس سوراخ کے دہانے پر پہونچے۔ جان میں جان آئی
دیکھا تو ایک دریا کے کنارے گھاٹ کے سنگی زینہ
پر کھڑے ہیں۔ دریا لہریں لے رہا ہے چھوٹی چھوٹی
کشتیاں پڑی ہوئی ہیں انیز خوبصورت جوان
عورتیں تفریح کر رہی ہیں۔ ان کے جھرمٹ میں ایک
ہاتھی دانت کا بجرا ہے جس کی آراستگی دوسری کشتیوں
سے زیادہ ہے اس پر چند ناچنے گانے والیاں گا بجا کر ایک
نہایت حسین شہزادی کا دل بہلا رہی ہیں۔ دفعتہ
دونوں کی نگاہوں کی شست الجھی عشق کی کشیا
میں دل کی بلبل پھنسی ادھر سے یہ اچھلے ادھر سے
وہ بھی اشارہ [illegible] دونوں کشتی پر بیٹھ
دوسرے کنارے پر جا کے اترے اب انھوں نے
دیکھا کہ یہاں کوئی چیز بغیر نہیں فرق بھی [illegible]
ذرا جا کر بھی [illegible]۔ شہزادی نے کہا کہ آپ گھبرائیے
نہیں آج سے آپ ہی اس مقام کے مالک اور بادشاہ

ہیں یہ کنیزیں چیزیں مال عمر بھر [illegible] سال
میں ایک ہفتہ کے واسطے چند محترم کی خدمت میں بانی
جہاں باقی روز و شب میں قیام رہتا ہے۔ فرش [illegible]
آؤ بھگت ہوئی۔ سال بھر تک جام و دل آرام سے
صبح و شام واسطہ رہا۔ بعد ازاں شہزادی حسب معمول
کی خدمت میں روانہ ہوئیں چلتے وقت وصیت کی کہ
سیر کیجئے دل بہلائیے سارا گھر پڑا ہے نہیں آج ہی
کے دن یہاں آ جائے گی۔ فرق کا زمانہ بات کہتے
کٹ جائے گا پھر وہی دن ہوگا وہی رات ہوگی مگر اپنے
خدا کو مان کے سامنے والی کوٹھری کا دروازہ نہ
کھولیے گا ورنہ پھر قیامت میں ملاقات ہوگی۔ وہ
سمجھا بجھا کے چل دیں۔ میاں حرص و مانعت نے انگلی
دکھائی دو تین دن دل پر جبر کیا آخر تھا [illegible]
[illegible] قفل کھولنا چاہا قفل کھلتے ہی ہوا سرد کا جھونکا
آیا دروازہ [illegible] کھل گیا۔ اندر ایک سنگی رنگ
کے تازی مرد تھان پر کھڑے دم مار رہے تھے انھوں
نے کنوتیاں کھڑی کر کے انھیں دیکھا ہنہنا کے [illegible]
اور [illegible] کی دونوں کے درمیان گھس پڑے
پیچھے کر گھوڑا نہایت [illegible] ہے چلو سیر کریں گھوڑا
جب تک کوٹھری کے اندر تھا بکری تھا باہر نکلتے ہی
شیر ہوا بغل کے نیچے سے پر نکالے اور اسطرح [illegible]
ہوا جیسے کرنل لارنس عراق و حجاز سے ہوائی
جہاز پر [illegible] اُڑ جاتے۔ پلک جھپکاتے
ہی میاں امیرزادے اسی گھاٹ پر انٹا چت پڑے
تھے نہ گھوڑا تھا نہ محلسرا البتہ گھوڑے نے چلتے وقت
حرص کی دونوں آنکھوں میں سے ایک پر دم سے ایسی
چوٹ کی کہ دیدہ و آب آب ہو گیا۔ امیرزادے صاحب
کا قول ہے کہ اس وقت سے آج تک [illegible]
کی طرح بند و بھی ماتم کدہ میں رہتا ہے ساتویں قبر
اپنے لیے کھود چکا ہے۔ گر روتے رہنے سے کیا ہوگا
[illegible] ہندوستانی اب قفل بھی روتے تو [illegible]
کا کیا بگاڑ لیں گے از دست رفتہ عیش کا ماتم ہے سو وہ
ان ماتم اپنی حماقت کا ہے جس نے [illegible] کے بھی
پیچھا نہ چھوڑا۔ مناسب ہے کہ ایک چھوٹی ہے تو دوسری
پر [illegible]

وطن اہل نظر نے ہے، لکھا ہے اور یہ اہل قلم احمق کی
دیر زاد گھوڑے کی دُم سے زیادہ معروف ہیں۔ بیر زادہ
زیر ان تھا، تجربہ کار تھا، اگر کالے نے اسے احمق نہ بنایا ہوتا تو
اپنا حال صاف صاف بیان کر دیتا، آزادی کا نام لینے
سے یہ غریب معذور رہتا تھا، نہ کھو بیٹھنے کی حماقت کے
سبب گھوڑے والی کوٹھری کا قفل نہ توڑتا۔ یہ [illegible]
بجائے خود صحیح ہے۔ اور اگر ہمارے اہل وطن اپنا اہل قلم
احمق سازوں سے بعد خرابی بسیار ایسی ہی شکایت کریں
تو وہ بھی برسرِ حق ہوں گے: خلافت کمیٹی "مدتوں احمق
بناتی رہی کیسے؟ اس کا ساتھ کس نے دیا؟ اہل قلم نے
اس کا پروپیگنڈا کس نے کیا؟ اہل قلم نے۔ اس کی خیانتوں
کا راز کس نے چھپایا؟ اہل قلم نے۔ ان کی بد عنوانیوں کے
گلا میٹھے رہنے پر غلطی کس نے کی؟ اہل قلم نے۔ [illegible]
حجاز میں احمق سازی کی خدمت کس نے انجام دی؟
اخبار بازوں نے۔ ہندوستان میں دو فرقوں کو کس نے
لڑایا؟ اخبار بازوں نے۔ خیالات میں وحشت کس نے
پیدا [illegible]؟ اخبار بازوں نے۔ [illegible]
کس نے بنائے؟ اخبار بازوں نے۔ [illegible] کی تنگ
کوئی بیان کر سکتا ہے۔ احمق سازی کی دکان انواع
و اقسام کی جنس سے مالا مال ہے۔ ہم [illegible] پوچھے
تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ احمق ساز خود صاحبان عقل سے
ہیں۔ احمقوں سے فائدہ اٹھانے کا فن انہیں خوب معلوم
ہے۔ چنانچہ آجکل افغانستان کا معاملہ احمق سازی کے
[illegible]۔ [illegible] اخبار خوب فروخت ہو رہے ہیں
ان میں مشکل کوئی خبر احمق سازی کی ملاوٹ سے پاک ہوتی
ہے۔ [illegible] کو ان کی حمایت کی ضرورت نہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] احمق سازی کا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نہیں تو تنہا [illegible] افغانستان میں ایک
شخص بھی اس سے رضامند نہیں [illegible]
اس کی [illegible] خیال اور [illegible]
سو کبھی [illegible]
انقلاب امان اللہ کے [illegible]
پر اعتماد نہ کرنا [illegible]
ہیں جنہیں انھوں نے خوب احمق بنایا ہے۔ [illegible]
برحق پر دستخط لیتے اور شائع کرتے [illegible] جلسوں میں
[illegible] کرسی پر بٹھاتے ہیں [illegible] اخبار باز [illegible]
میں دو چار [illegible] دس پانچ [illegible] ایک [illegible]
کسی نے پوچھا مولوی کا مشتق منہ کیا ہے [illegible]
جواب دیا الف لام واؤ۔ جس طرح بعض گنوار [illegible]
[illegible] کہتے ہیں اسی طرح بعض گنوار الف لام واؤ
کو واو لام واؤ کہتے ہیں [illegible]
[illegible] شامل ہے [illegible] تحقیق [illegible]
نہیں۔ [illegible]
شہرت کی [illegible] ترقی کا [illegible]
کا حیلہ ہو جاتا ہے۔ [illegible]
کی [illegible] کی طرح گندے [illegible] ہیں۔
ذری [illegible] ملاحظہ فرمائیے۔ ان خبروں میں عوام کی [illegible]
ہے احمق سازی کی خدمت [illegible] یا نہیں۔
[illegible]
ہے۔ نادر خاں [illegible]
[illegible]
احمق سازی کا آلہ بنا لیا" نادر خاں آئے ہیں [illegible]
کابل میں نادر شاہی دکھائیں گے اے صاحب۔ وہ تو
شہریار غازی کے مخلص غلام ہیں [illegible]
ہیں اگر سقاؤ وہ کنوئیں میں ڈوب مرے تو [illegible]
چلو یار استقبال کرو [illegible] احمق [illegible]
[illegible]
پسند کر لیا؟ [illegible] کابل پر خدا [illegible]
کام آئے [illegible]
کابل کا خدا بنانے کے لیے تجویز کروں گا [illegible] احمق
سوال کریں گے لیکن حضرت آپ کا اشارہ امان اللہ کی
طرف ہے؟ [illegible]

[illegible] ہو گیا [illegible] کی آنچ [illegible] حضرت
فرمایا کیوں بتائیں اچھا اگر آپ یہی کہتے ہیں کہ وہ [illegible]
[illegible] امان اللہ [illegible] سے قبل [illegible]
[illegible] کہ وہ امان اللہ کا [illegible]
[illegible] کے لیے دعا مانگو۔ [illegible]
[illegible] احمق سازی [illegible] صاحب کی [illegible]
[illegible] کی خبر صحیح تھی [illegible]
سازی کی [illegible] کا اقرار کرتا ہے۔ [illegible] احمق۔
اور شہریار غازی کی [illegible] احمق سازی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] احمق سازی [illegible]
[illegible] کی احمق سازی [illegible]

## لفافہ میں بند سوالوں کا جواب

آپ اپنے سب [illegible] پانچ سوال [illegible] نقصان [illegible]
[illegible] تبدیلی [illegible] محبت وغیرہ کے متعلق لکھ کر بند کریں
ہم ان کا جواب [illegible] ٹھیک ہدایات کے ساتھ
ایک روپیہ [illegible] کے وی پی سے روانہ کرتے ہیں آپ کا
لفافہ بھی واپس [illegible] لفافہ [illegible] کا وقت [illegible]
[illegible] مشکل میں مدد حاصل کرو۔

# غذائے روحانی

## معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کا غذ پر لینے کے تو

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

## تاحال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی

مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لیکے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی بچائی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچا ہے

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگوں کی دھرپدا و ہوریاں اس کتاب پر انکے نقل کی گئی ہیں ۔ لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیئے گئے اسیطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جسطرح کہ خود استاد تعلیم دیتا ۔ ایک معمولی ہارمونیم یا ستار سے کام نکال سکتے ہیں انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملیگا ۔ فی الحقیقۃ مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے ۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا ۔ تمام ہندوستان کے استادوں کا سرمایہ ناز اس میں موجود ہے ۔ قیمت پانچ روپیہ

محصول ڈاک ۔ بذمہ خریدار ۔

المشتہر ۔ منیجر اودھ پنچ لکھنؤ